بسم اللہ الرحمن الرحیم

چند اہم سوالوں کے جوابات

محمد خدا بخش اظہر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ
وعلیٰ اٰلک واصحابک یا حبیب اللہ

انتساب

اُن خوشگوار یادوں

اور

لامحدود محبتوں کے نام

جو

مذہب مہذب سے وابستہ ہیں

محمد خدا بخش اظہر

علماءِ دیوبند حضرات سے

خلاصہ سوال ۱، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا قرآن و حدیث سے کہاں ثابت ہے؟

خلاصہ سوال ۲، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا کتبِ عقائد سے کہاں ثابت ہے،

خلاصہ سوال ۳، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں آنے سے قبل بھی حاضر و ناظر تھے یا نہیں؟

خلاصہ سوال ۴، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی نورانیت سے حاضر و ناظر ہیں یا جسمانیت سے

خلاصہ سوال ۵ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ہونے کا رُتبہ کب سے مِلا؟

خلاصہ سوال ۶، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو نظر کیوں نہیں آتے؟

خلاصہ سوال ۷، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں تو پھر آپکے جسم کی خوشبو کیوں نہیں آتی

خلاصہ سوال ۸، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو بلند آواز سے تم کیوں بولتے ہو

خلاصہ سوال ۹، اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیں تو معراجِ جسمانی کا انکار ہوتا ہے

خلاصہ سوال ۱۰، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو قبر میں عذاب کیوں ہوتا ہے؟

خلاصہ سوال ۱۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو پھر محیط ہوتے، اور یہ صفت خدا کی ہے۔

بخدمتِ اقدس

سیدی وسندی غزالیٔ زماں، رازیٔ دوراں اُستاذیم

علامہ سیّد احمد سعید شاہ صاحب کاظمی

مدّظلہ العالی

ع

گر قبول اُفتد زہے عزّ و شرف

خاکپائے علماء و اولیاء

محمد خدا بخش اظہر غفرلہ

مسلمان بھائیو!

انبیاء علیہم السلام صحابہ و اہلِ بیت کرام، علماء
اَولیاءِ عظام صِراطِ مُستقیم مذہب مہذّب
اسلام کے روشن مینار ہیں۔ مسلمان بھائیوں
کو ان ہی حضرات کے عقائد اور اعمال کی پیروی ضروری
ہے۔ یہی حُکمِ خداوندی ہے اور فرمانِ مصطفوی صلی اللہ
علیہ وسلم ہے۔ یعنی نیک عقائد اور نیک اعمال دین ہے،

اور تمام دین کی جان
ادب و عشق رسول صلی علیہ وسلم ہے اور
بے ادبی کفر ہے

آیت کریمہ

يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا

ترجمہ:۔ اے غیب کی خبریں بتانے والے نبی بے شک ہم نے بھیجا تمہیں حاضر و ناظر

در نظر بودش مقامات العباد
زیں سبب نامش خدا شاہد نہاد

(مولانا روم)

ناظرین با تمکین کی خدمت میں عرض ہے کہ طالب العلمی کے زمانہ میں جب میں نے شجاع آباد میں مذہب مہذب اہل سنت کا کام شروع کیا تو کوئی مسجد بھی اہلسنت کے پاس نہیں تھی ۔ ایک صاحب ملک گل محمد نامی کا مکان کرایہ پر لیا اور خدا ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بھروسہ پہ دین کا پرچار شروع کیا تو ہمارے کچھ بھائیوں کو ناگوار گزرا ۔ خصوصًا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی کو ۔ جو بہت بڑے ذی اثر آدمی تھے ۔ تمام شہر کے معززین کو جناب قاضی صاحب نے جمع کیا اور پتہ نہیں کیا کہا ؟

صبح کو شیخ عبدالرحیم صاحب ہانسوی صدر سٹی مسلم لیگ شجاع آباد تمام معززین شہر کو ساتھ لیکر میرے پاس آئے اور نہایت غصہ سے ساتھ فرمایا ۔ آپ کل دیو بندی اور بریلوی کا فرق تحریر کر کے ہمیں دیں ورنہ

پرسوں میں تمہیں جیل بھجوا دوں گا۔"

شیخ عبدالرحیم صاحب کے فرمان پر میں نے یہ فرق تحریر کر کے دیوبندی اور بریلوی حضرات کی کتابوں کے حوالے سے بلکہ چھپوا کے پیش کیا۔ البتہ بر کتاً کتابچہ کے ہر ورق پر قرآن پاک کی آیت کریمہ اِنَّآ اَرْسَلْنٰکَ شَاهِدًا لکھ دی۔ اور شاہد کا ترجمہ حاضر و ناظر کیا۔

جب علماء کرام دیوبندی حضرات نے وہ کتابچہ دیکھا تو اس کا جواب تو نہ دیا۔ پر مسئلہ حاضر و ناظر پہ ایک کتابچہ "فیصلہ کن گذارشات" کے نام سے شائع کر دیا اور اس میں حاضر و ناظر پہ چند اہم سوالات لکھ دیئے۔ جس پر فقیر نے یہ کتابچہ تحریر کیا۔ اُن سوالات کے نمبر وار جواب دیئے اور پھر گیارہ سوال کیئے جن کا آج تک علماء دیوبند حضرات نے جواب نہیں دیا۔

اس کتابچہ میں اُن حضرات کے سوالات کے جوابات بھی غور سے پڑھیں اور میرے سوالات بھی ملاحظہ فرمائیں۔ اگر یہ بات طے ہو جائے تو ہمارا اپنے بھائیوں سے کوئی اختلاف بھی نہیں۔

ہمارا اختلاف صرف اور صرف اسی ادب و بے ادبی کے مسئلہ میں ہے۔ جو علماء دیوبند نے اپنی معتبر کتابوں میں تحریر فرمائے ہیں حوالہ جات دیکھنے کے واسطے میرا کتابچہ "دیوبندی اور بریلوی میں فرق" ملاحظہ کریں۔

میں نے اس میں کتابوں کے نام صفحہ سطر مطبع وغیرہ سب کچھ لکھ دیا ہے۔

ہمارا مذہب مہذب اسلام اتحاد و اتفاق کا سبق دیتا ہے۔
اس وقت تو تمام دنیا کے مسلمانوں کو اس کی اشد ضرورت ہے لہذا۔ میں تمام شیعہ سُنی دیوبندی بریلوی بھائیوں کو اتحاد کی دعوت دیتا ہُوں اور درخواست کرتا ہوں کہ مسائل میں اختلاف کرو پر ادب و عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تو جانِ دین ہے سب کے سب اس مسئلہ پر اتفاق کرلو کہ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابۂ کرام، اہلِ بیت عُظام اولیائے پاک، بزرگانِ دین اور ماں باپ کا ادب فرضِ عین ہے

مسلمان تو مسلمان
کوئی مذہب بھی ایسا نہیں
جو بے ادبیٔ اکابر کا قائل ہو۔ پھر مُسلمان حضرات کیوں اپنی کتابوں میں ایسے الفاظ تحریر کریں۔ جو سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی پر مشتمل ہوں

کیوں کہ
اصلِ ایمان احترامِ مصطفےٰ
عمر

مسلمان بھائیو! حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حاضر و ناظر پہ سوالات کے جوابات سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وجودِ پاک مانتے ہیں۔

ایک اوّل جو نورانی ہے ــ دُوسرا آخر

جو

بشری اور جسمانی ہے۔ پر بشری سے مراد بھی عام لوگوں جیسا نہیں بلکہ حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ بشری بھی بشریت کے ہر نقص اور عیب سے پاک اور انتہائی لطیف و نظیف اور نہایت پاکیزہ ہے جس کا تصوّر بھی کوئی بشر نہیں کر سکتا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجودِ اوّل بے شمار آیات قرآن پاک اور احادیث سے ثابت ہے۔ مثال کے طور پر چند آیاتِ پاک اور احادیثِ پاک پیش کرتا ہوں۔

آپ غور سے ملاحظہ فرمائیں وہ آیات یہ ہیں:۔

آیت ۱ انا اوّل المسلمین۔ آیت ۲ قَدْ جَآءَ کُمْ مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ آیت ۳ سِرَاجًا مُّنِیْرًا ٥ وغیرہ سے وجود اوّل نورانی مراد ہے۔ نہ بشری ــ اور جسمانی

حدیث ۱

عن ابی ھریرۃ قال قالوا یارسول اللہ متی وجبت لک النبوۃ قال وآدم بین الروح والجسد (رواہ الترمذی)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا (مشکوٰۃ شریف ص۵۱۳) کہ صحابہ کرام نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ کے لئے نبوت کب متحقق ہوئی، فرمایا درانحالیکہ آدم علیہ السلام روح اور جسم کے درمیان تھے۔

حدیث ۲

جعلتک اول النبین خلقاً وآخرھم بعثاً (توراۃ شریف)

ترجمہ:- میں مکتوب تھا اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اصل خلقت میں اوّل انبیاء بنایا اور دنیاوی بعثت میں آخر انبیاء۔

ان پاک آیات اور احادیث سے ثابت ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وجودِ پاک ہیں۔ ایک اول خلقت میں دوسرا دنیاوی بعثت میں۔

اب میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا۔ اوّل وجود پاک نورانی ہے۔ دیکھئے ابنِ عساکر کی روایت ہے:-

عن ابی ھُریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما خلق اللہ عزّوجلّ آدم علیہ السلام اخبر ببنیہ فجعل یری فضائل بعضھم علیٰ بعضٍ فراء نوراً ساطعاً فی اسفلِھم قال یارب من ھٰذا قال ھٰذا ابنک احمد ھو الاوّل ھو الاٰخر وھو اوّل شافع واول مشفع رواہ ابنِ عساکر کذ فی الکنز

(ختم النبوۃ فی الحدیث ص۳۷)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ:-

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ عزّ و جلّ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو انہیں ان کی اولاد پر مطلع کیا تو آدم علیہ السلام نے ان کے بعض کے فضائل کو بعض پر ملاحظہ فرمایا تو انہوں نے ایک چمکتا ہُوا نور ان کی نچلی جانب دیکھا عرض کیا اے رب تعالیٰ یہ کون ہیں؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ تمہارے بیٹے احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہی اوّل ہیں اور یہی آخر ہیں یہی سب سے پہلے شفاعت کرنے والے اور یہی سب سے پہلے شفاعت قبول کئے ہوئے ہیں۔ اس حدیث پاک میں نورًا ساطعًا کے الفاظ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود اول نورانی کے نورِ مبین ہونے کی چمکتی ہوئی دلیل ہیں۔ اسی طرح ہزارہا دلائل شرعیہ موجود ہیں۔

امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر کبیر کی جلد ۲ صفحہ ۴۵۵ میں فرماتے ہیں

والرابع ان الملٰئکۃ اُمروا بالسجود لاٰدم لاجل ان نور محمد علیہ السلام کان فی جبھۃ آدم

ترجمہ:۔ چوتھی بات یہ ہے کہ فرشتوں کو آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ کا حکم اس واسطے دیا گیا تھا کہ ان کی پیشانی میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا۔ اسی طرح بے شمار محدثین مفسرین نے تحریر فرمایا ہے۔ چند حوالے بطورِ مثال پیش کئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دو وجود پاک ہیں۔ ایک نورانی اول اور دوسرا روحانی بشری آخری۔ اور دونوں کے احکام الگ الگ ہیں۔

مولانا اشرف علی صاحب تھانوی نشر الطیب ص ۱۶ پر نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں حضرت جابر والی حدیث حاشیہ پر لکھی کہ۔

یا جابر ان اللہ تعالیٰ خلق قبل الاشیاء نور نبیک عن نورہ

یعنی اے جابر! اللہ تعالیٰ نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے

نور سے پیدا کیا۔

ناظرینِ کرام نے اچھی طرح سمجھ لیا ہوگا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود اول نوری ہے۔ اور وجود دوسرا بشری اور جسمانی ہے۔

اس تمہید کے بعد عرض ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ نورانی اور وجودِ بشری جسمانی کے کمالات اور احکام الگ الگ ہیں۔ ایک کا قیاس دوسرے پر کرنا گمراہی اور جہالت ہے۔

ہم قرآن کریم سے ایک ایسی مثال پیش کرتے ہیں جس کو ذہن نشین کرنے کے بعد ہمارے بیان کو سمجھنے میں معزز قارئین ذرہ برابر دشواری محسوس نہیں کریں گے۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے :۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِنْ رِّجَالِكُمْ

ترجمہ :۔ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں

اور دوسری جگہ قرآن کریم میں ارشاد ہے :۔

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ

ترجمہ :۔ یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایمان والوں کے ساتھ ان کی جانوں سے زیادہ قریب ہیں اور ان کی بیویاں ایمان والوں کی مائیں ہیں۔

اِس آیتِ پاک میں حضرت ابی بن کعب ابنِ عباس معاویہ مجاہد عکرمہ عبداللہ ابن مسعود وغیرہم رضی اللہ عنہم اجمعین سے وھو ابٌ لھم کی قرأۃ منقول ہے ملاحظہ فرمائیے :۔

۱؎ تفسیر ابنِ کثیر جلد ۳ صد ۴۶۸ مطبوعہ مصر ،

۲ تفسیر مدارک التنزیل مطبوعہ مصر جلد ۳ ص ۳۳۵ ،
۳ تفسیر ابن جریر پارہ ۲۱ ص ۷۰ مطبوعہ مصر ، ۴ تفسیر کبیر جلد ۶ مطبوعہ مصر ص ۴۷۳
۵ تفسیر ابو سعود جلد ۶ ص ۶۶ مطبوعہ مصر ، ۶ تفسیر روح المعانی پارہ ۲۱ صفحہ
۱۳۶ مطبوعہ مصر ، ۷ تفسیر معالم التنزیل جلد ۵ ص ۱۹۱
۸ تفسیر مظہری پارہ ۲۱ ص ۳۸ مطبوعہ دہلی ، ۹ تفسیر بیضاوی پارہ ۲۱
۱۰ تفسیر روح البیان جلد ۷ ص ۱۳۹ تا ص ۱۴۰
۱۱ تفسیر اسرار الفاتحہ ص ۱۵۵ ، اِن گیارہ معتبر تفاسیر میں مفسرین نے یہ معنیٰ کئے ہیں۔

آیت مذکورہ کے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم۔ ایمان والوں کے باپ ہیں۔ اب جو شخص حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی وجودِ اوّل کا منکر ہے وہ دونوں آیاتِ پاک کو آپس میں متضاد قرار دے گا۔ لیکن صحیح العقیدہ مومن مسلمان قرآن پاک میں اور شریعت پاک میں تضاد اور اختلاف پیدا کرنے کی بجائے یہی کہے گا کہ قرآن و حدیث بالکل صادق ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا باپ نہ ہونا جسمانی وصف ہے اور باپ ہونا نورانی اور روحانی کمال ہے۔ یعنی ابوبیت کی نفی جسمانی اور بشری ابوبیت کی ہے۔ اور اثباتِ نورانی اور روحانی ابوبیت کا ہے تضاد کوئی نہیں۔

پس ثابت ہُوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا جسمانی اور بشری وصف نہیں۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وجودِ اول نورانی ــ اور روحانی کا کمال ہے۔ دیوبندی حضرات لوگوں کو مغالطے دیتے ہیں۔ اور جسمانی اور بشری وصف جان کر غلط اور بے بنیاد سوالات کی بھرمار کر دی ہے ــ

اس مختصر تمہید کے بعد ہم نمبر دار تمام اعتراضات کے جوابات دیتے ہیں ۔ ناظرین کرام غور سے پڑھیں اور انصاف کریں ۔

اعتراض ۱ کا خلاصہ یہ ہے کہ شاہدًا کے معنٰی میں حاضر و ناظر کا لفظ کس مفسر نے کونسی تفسیر میں لکھا ہے اور قرآن و حدیث میں کہاں سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا ثابت ہے ۔ ؟

جواب اعتراض ۱

اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ لفظ حاضر و ناظر تو ایک نیا محاورہ ہے، اور جدید عنوان ہے ۔ یاد رکھئے کسی لفظ اور عنوان کے لئے ضروری نہیں کہ وہ بعینہٖ نصوص شرعیہ میں وارد ہو ۔ البتہ اس کے معنٰی کا دلائل شرعیہ سے ثابت ہو جانا اس کے صحیح ہونے کے لئے کافی ہو جاتا ہے ورنہ ۔ میں علماء دیوبند حضرات سے پوچھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے حاضر و ناظر ہونے میں تو کسی کو اختلاف نہیں پھر آپ ہی بتائیں کہ لفظ حاضر و ناظر اللہ تعالےٰ کے لئے قرآن و حدیث میں کہاں ہے ؛ بالکل نہیں ۔

ہاں ! یہ کہا جائے گا کہ لفظ حاضر و ناظر تو نہیں پر اس کے مجازی معنٰی

سمیعٌ بصیر علیم وغیرہ قرآن و حدیث میں موجود ہیں۔ لہٰذا خدا تعالیٰ حاضر و ناظر ہے۔

اسی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے قرآن و حدیث میں شاہد سمیع بصیر موجود ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ لفظ حاضر و ناظر بعینہٖ تو دلائل شرعیہ میں نہ خدا تعالیٰ کے لئے ہے نہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ــ! پر اس کے جو معنیٰ اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق ہیں وہ قرآن و حدیث میں موجود ہیں اور اسی لفظ حاضر و ناظر کے جو معنیٰ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کے لائق قرآن و حدیث میں بے شمار جگہ موجود ہیں۔

مثلاً یہی لفظ شاھدًا قرآن پاک میں حضور کی شان میں موجود ہے ملاحظہ فرمائیں مفسرین کے اقوال لغتِ قرآن پاک کی مشہور کتاب مفردات امام اصفہانی ص ۲۶۹ "الشھادۃ والشھود الحضور مع المشاھدۃ اما بالبصر او بالبصیرۃ"

شہادت اور شہود کے معنیٰ ہیں ظاہری یا باطنی نظر کے ساتھ دیکھتے ہوئے حاضر ہونا اور یہی ناظر کا مفہوم ہے۔

اسی طرح تمام معتبر مفسرین نے تفسیر ابو سعود جلد ۶ ص ۷۹۰ مطبوعہ مصر۔ تفسیر جمل جلد ۳ ص ۴۴۲ مطبوعہ مصر، تفسیر مدارک التنزیل جلد ۳ ص ۲۳۵ ـ تفسیر بیضاوی جلد ۲ ص ۱۹۷ ـ تفسیر روح المعانی پارہ ۲۲ ص ۴۲ ـ سب مفسرین نے شاہدًا کا مفہوم حاضر و ناظر شہادت اور شہود کے ترجمہ میں لفظ الحضور لکھا ہے جس کے معنیٰ میں ظاہری یا باطنی نظر سے دیکھنا تو قرآن و حدیث اور دلائل شرعیہ سے ثابت ہو گیا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم باذن اللہ وجود اوّل نورانی اور روحانی

سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔

یہ تو صرف اور صرف ایک آیت مبارک اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا کی تحقیق اور تفسیر کی وضاحت کی ہے۔ اس قسم کی بے شمار آیات احادیث اور دلائلِ شرعیہ موجود ہیں۔ دیانت دار کے واسطے اتنا ہی کافی ہے۔

خدا تعالیٰ ہم سب کو نبیؐ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان کو اسی طرح ماننے کی توفیق دے جس طرح اس نے اپنے حبیب کو شان عطا فرمائی ہے۔

(آمین ثم آمین)

اعتراض ۲ کا خلاصہ یہ ہے کہ کتب عقائد سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا ثابت کریں۔

اس کا جواب یہ ہے

کہ
مفردات امام راغب اصفہانی اور تمام معتبر تفاسیر میں مفسرین نے جو "شاہدًا" کے ترجمہ میں حاضر و ناظر مراد لئے ہیں۔
کیا علمائے کرام دیوبند حضرات کے نزدیک یہ تمام مفسرین علیہ الرحمۃ کتبِ عقائد کے خلاف ہیں ہرگز نہیں یہ تمام مفسرینِ کرام اہل سُنت ہیں اور ان کے اقوال کتبِ عقائد کے بالکل مطابق ہیں۔

کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا روحانیت کے ساتھ حاضر و ناظر ہونا قرآن پاک کی آیات کے خلاف ہے۔

اس کا جواب یہ ہے

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ جسمِ مثالی سے حاضر و ناظر ہیں اور آپ کے خیال میں جو آیات ہیں وہ جسمِ عنصری بشریت کے اعتبار سے ہیں۔ روحانیت اور جسمِ مثالی کے اعتبار سے ہرگز ہرگز نہیں، دیکھئے علامہ امام احمد صاوی مالکی علیہ الرحمۃ آپ کی پیش کردہ آیت کے ماتحت تفسیر صاوی جلد ۳ صـ ۱۸۲ مطبوعہ مصر میں فرماتے ہیں:-

وما کنت بجانب الطور اذ نادینا ھذا باالنظر للعالم الجسمانی لاقامۃ الحجۃ علی الخصم واما بالنظر للعالم الروحانی فھو حاضر کل رسولٍ وما وقع لہ ؕ

خلاصہ اس عبارت کا یہ ہے کہ ارسال رسل اور ان کے زمانۂ رسالت کے اوپر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر نہ ہونا عالمِ جسمانی کے اعتبار سے ہے۔ اور اگر عالمِ نورانی اور روحانی کے اعتبار سے دیکھا جائے تو حضور پاک آدم علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر اپنے جسم شریف کے ظاہر ہونے کے زمانہ تک ہر رسول کی رسالت اور ان کے تمام زمانوں کے تمام واقعات پر حاضر و ناظر ہیں۔ لیکن

یہ ایسی باتیں ہیں جن کے ساتھ اہل عناد کو خطاب نہیں کیا جاتا بلکہ نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن نورانی اور روحانی کمالات کے قائل سچے مؤمن ہیں

اعتراض نمبر ۴ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر ہونے کا رُتبہ کب مِلا؟

اس کا جواب یہ ہے کہ

ہم ثابت کر چکے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے شاہد ہونے کا معنیٰ حضور کا حاضر و ناظر ہونا ہے۔ اس لئے جس وقت اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو شاہد بنایا اسی وقت سے یہ کمال حاضر و ناظر ہونے کا بھی عطا فرمایا۔ اب کِسی کے جلنے سے کیا ہوتا ہے۔ وہ تو نورانی اور روحانی وجود سے ہر جگہ حاضر و ناظر ہیں۔ کیونکہ

وہ رحمۃً لِلعٰلمین ہیں۔ وہ اَولیٰ بِالمؤمِنین ہیں۔

اعتراض نمبر ۵ کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم جسمانی وجود سے حاضر و ناظر ہیں تو آپ کا جسم شریف نظر کیوں نہیں آتا۔؟

اس کا جواب یہ ہے کہ

جسمانی وجود شریف تو نظر آئے جب بشریت مطہرہ کے ساتھ ہم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانیں۔ ہم تو جسم مثالی مانتے ہیں اور وہ اس قدر لطیف و نظیف ہے کہ بشری نگاہ محسوس نہیں کر سکتی "تاوقتیکہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کا جمال دکھا کہ اس بشر کے اکرام کا ارادہ نہ فرمائے اس لئے جسم اقدس کے نظر نہ آنے پر حدیث کا مطالبہ کرنا لغو اور بے معنیٰ ہے۔ ہزاروں لاکھوں چیزیں ایسی ہیں کہ وہ موجود ضرور ہیں پر نظر نہیں آتیں۔ خود ہماری روح جسم کے ذرہ ذرہ میں موجود ہے پر نظر نہیں آتی۔ پھول پھل عطر وغیرہ کی خوشبو موجود ہے پر نظر نہیں آتی۔ اپنی لطافت اور نظافت کی وجہ سے حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو دنیا کی ہر لطیف اور نظیف چیز سے بہت زیادہ لطیف اور نظیف ہیں۔

اعتراض ۶ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو آپ کے جسم اقدس کی خوشبو کیوں نہیں آتی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ

خوشبو کا مہکنا بشریت مطہرہ اور جسم اقدس کی صفت ہے اور حضور علیہ السلام کا موجود ہونا ہر جگہ نورانیت اور روحانیت سے ہے۔

اس لئے خوشبو کے محسوس نہ ہونے پر اعتراض کرنا حماقت اور جہالت ہے۔ اعتراض وہ کرو جو بنتا ہو۔

اعتراض ۷ کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر حضور علیہ السلام حاضر و ناظر ہیں تو بلند آواز سے کیوں بولتے ہو یہ تو بے ادبی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ

ہر جگہ اور ہر وقت اُونچی آواز سے بچنا طاقتِ بشری سے باہر ہے اور جو چیز طاقتِ بشری سے باہر ہو آدمی اُس کا مکلف نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "لَا یُکَلِّفُ اللّٰہُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَھَا"

دیکھئے بخاری شریف، مسلم شریف، متفق علیہ حدیث ہے کہ حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ آیت کریمہ "لَا تَرْفَعُوْا اَصْوَاتَکُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ" کے نازل ہونے کے بعد اپنے گھر میں بیٹھ گئے۔ جب اُن سے وجہ پوچھی تو انہوں نے فرمایا:-

میری آواز اُونچی ہے اس لئے ڈرتا ہوں کہ کہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز سے اُونچی ہو جائے اور میں اہلِ نار سے ہو جاؤں تو اس کے جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:-

بَلْ ھُوَ مِنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ وہ ثابت بن قیس اہلِ نار سے

نہیں بلکہ اہل جنت سے ہے ۔ ثابت ہوا کہ جب بحالتِ مجبوری حضور علیہ السلام کی حیاتِ ظاہری میں حضور علیہ السلام کے سامنے اُونچا بولنا گناہ کا موجب نہ تھا تو اب کیسے ہو سکتا ہے اور بولنا بھی وہ گناہ کا موجب ہے جو بے ادبی کے لہجہ میں ہو ۔

اعتراض نمبر ۸ کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر جگہ موجود ہونا محیط کا کام ہے۔ کیا حضور بھی محیط ہیں یہ صفت خدا کی ہے ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ

محیط کو مطلقاً جگہ کے ساتھ مقید کر کے اللہ تعالیٰ کے لئے جہت اور مکان کی قیود ثابت کرنا دیوبندی حضرات کا شیوہ ہے ۔ ؏

این کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

دیوبندی حضرات کو معلوم ہونا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ایسا محیط ہے جو زمان اور مکان جگہ اور جہت کی قید سے پاک اور محیط الکل ہے مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ اس کی مخلوق میں سے کوئی فرد کسی قسم کا احاطہ کی صفت سے متصف نہیں ہے ۔ دیکھئے زمین و آسمان، عرش و کرسی اپنے مابین کو محیط ہیں ۔ زمانہ زمانیات کو محیط ہے، مکان مکانیات کو محیط ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بمقتضائے

"وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ" تمام

کائنات کو محیط ہیں اور خدا تعالیٰ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی محیط ہے۔ مگر دیوبندی حضرات پر حیرت ہے کہ ہر محیط کو محیط الکل سمجھ لیا ہے۔

؏ بریں عقل و دانش بباید گریست

کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو حاضر و ناظر مانا جائے! ۔ تو معراج جسمانی کا انکار ہو گا۔

اِس کا جوابؔ یہ ہے کہ

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حاضر و ناظر ہونا جسم مثالی روحانیت اور نورانیت کے ساتھ ہے اور معراج شریف جسمانی ہے۔

اعتراض ۱۰ کا خلاصہ یہ ہے کہ حاضر و ناظر کا مسئلہ حضور کی ہجرت پاک کے بھی خلاف ہے۔

اس کا جواب یہ ہے:

کہ :۔ ہجرت جسمانی ہے اور حاضر و ناظر ہونا روحانی ہے ۔ لہٰذا دونوں میں منافات نہیں ۔ معترض حضرات غور فرمائیں ۔

کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں تو تم میلاد شریف میں کیوں کہتے ہو کہ اٹھو حضور آگئے ہیں ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ

آپ کا یہ کہنا بالکل افتراء ہے ہم بالکل نہیں کہتے کہ اٹھو۔ حضور آگئے ہیں، ہم تو کہیں جانے کے قائل ہی نہیں حاضر و ناظر مانتے ہیں ۔ ہمارا قیام تو ذکرِ ولادت باسعادت کی تعظیم کے لئے ہوتا ہے — ہاں تمام علمائے دیوبند حضرات کے پیر و مرشد حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی شمائم امدادیہ ص ۹۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی محفلِ میلاد میں تشریف آوری فرماتے ہیں ۔

کا خلاصہ یہ ہے کہ حاضر و ناظر عربی لفظ ہے کسی حدیث یا قرآن پاک

کی آیت میں دکھائیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ

بے شک حاضر و ناظر عربی لفظ ہیں ان معنیٰ کا ثبوت تو قرآن و حدیث سے ہم ثابت کر چکے ہیں۔ اگر آپ الفاظ کی ضد پر اڑے ہوئے ہیں تو ذرا ہمت کر کے اللہ تعالیٰ کے لئے قرآن و حدیث میں کہیں دکھائیں

کا خلاصہ یہ ہے کہ مرنے کے بعد جہاں انسان ہو اُسے قبر کہتے ہیں اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر قبر میں اپنی قبر شریف چھوڑ کر جانا نہایت بے ادبی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ

ہم نے کب کہا ہے کہ حضور اپنی قبر شریف چھوڑ کر ہر قبر میں جاتے ہیں۔ ہم تو کہتے ہیں کہ جسم بشری ہر وقت اپنی قبر شریف میں موجود رہتا ہے اور جسم مثال اور روحانی نورانی سے ہر قبر میں تشریف فرماہوتے ہیں۔ اس پر اعتراض حماقت ہے۔

اعتراض نمبر ۱۴ کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور نے ایک خادم مسجد کی قبر پوچھی اگر آپ ہر قبر میں جاتے ہیں تو پوچھنا بے معنی تھا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ

یہ اعتراض بھی ایک مضحکہ خیز ہے خادم مسجد کی قبر دریافت فرمانا نہ لاعلمی ہے نہ حاضر و ناظر کے خلاف بلکہ ایک غلام کی قبر دریافت فرما کر مسلمان کی موت کے اعلان کو مسنون فرمایا اور خادم مسجد کی عزت افزائی کی جسے صحابۂ کرام نے معمولی آدمی سمجھ کر دفن کر دیا تھا۔

کا خلاصہ یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی فرمایا کہ میں ہر قبر میں جاتا ہوں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ

بخاری اور مسلم کی متفق علیہ حدیث میں ہے کہ " اِنَّ العبد اذا وضع فی قبرہٖ ۔ اور اس کے بعد ماکنت تقول فی ھٰذا الرجل ۔۔۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظِ مبارکہ ہیں۔ اس کے باوجود علماء دیوبند کا مطالبہ حیرت انگیز نہیں تو اور کیا ہے؟

فیا للعجب!

میرے کتابچہ "دیو بندی اور بریلوی میں فرق" پر برکت سرورق پہ قرآنِ پاک کی جو آیتہ کریمہ " اِنَّآ اَرۡسَلۡنٰكَ شَاهِدًا " لکھی ہوئی تھی اور۔ شَاهِدًا کا ترجمہ میں نے حاضر و ناظر کیا تھا۔ علمائے دیوبند نے بجائے سوالات کے جوابات دینے کے حاضر و ناظر کے مسئلہ پر سوالات کی بھرمار کر دی۔ الحمد للہ

علمائے دیوبند کے تمام سوالات کے میں نے بالترتیب نمبروار جوابات دے دیئے ہیں۔

اب میرے

چند سوال ہیں علمائے دیوبند حضرات بھی میری طرح بالترتیب نمبروار جواب عنایت فرما کر ممنون کریں۔ تاکہ مغالطہ دُور ہو۔ اور مل کر دین متین کی خدمت کی جا سکے۔ یہ وقت کی اہم ضرورت ہے یعنی اتحاد۔ اتحاد۔ اتحاد۔ کیونکہ مجھے اور میرے اکابر علماء کرام اور مشائخ عظام کو علماء دیوبند یا کسی اور صاحب سے صرف اور صرف اسی مسئلہ یعنی ادب اور بے ادبی کے مسئلہ پہ اصولی اور سب سے بڑا اختلاف ہے۔

تمام علمائے دیوبند حضرات سے

کہ میرے مندرجہ ذیل
سوالات کے جوابات ضرور شائع
کریں
تاکہ
اتحاد قائم ہو سکے جس کی اشد ضرورت ہے

میرے سوالات یہ ہیں۔!

سوال ۱۔ جو شخص اللہ تعالیٰ کے علم کا انکار کرے اور یہ کہے کہ :۔ بندوں کے کام کا علم اللہ کو نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ کو اُن کے کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے۔ پھر قرآن کریم اور احادیث کو اسی مذہب پر منطبق مانے وہ مومن ہے یا کافر۔؟

سوال ۲۔ کیا علمائے دیو بند کے نزدیک فرشتوں اور رسولوں کو طاغوت کہنا جائز ہے۔ اگر نہیں تو کہنے والا کیا ہے مومن یا کافر ؟

سوال ۳۔ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ دجّال کی حیات کا زائل ہونا محال ہے اور وہ متصف بحیات بالذّات ہے اس حیات کا اس سے منفک اور جدا نہیں ہو سکتی ایسا عقیدہ رکھنے والا آپ کے نزدیک حق پر ہے یا باطل پر۔

سوال ۴۔ جس شخص کا یہ عقیدہ ہو کہ ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا وہ خدا کی شان کے آگے چمار سے زیادہ ذلیل ہے آپ کے نزدیک کافر ہے یا مومن ؟

سوال ۵۔ جس شخص کا عقیدہ یہ ہو کہ خدا تعالیٰ کے سامنے سب انبیا۔ اور اولیاء ذرّۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں کافر ہے یا مومن ؟

سوال ۶۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو شفیع ماننا شرک ہے وہ آپ کے نزدیک کیا ہے ؟

سوال ۷۔ جو شخص یہ کہتا ہو کہ جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مختار نہیں آپ کے نزدیک کیا ہے۔ ؟

سوال ۸۔ جو شخص یہ کہتا ہے کہ شیطان کو تو ساری زمین کا علم ہے یہ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی چیز کا علم نہیں ۔ آپ کے نزدیک مومن ہے یا کافر؟

سوال نمبر ۹ جو شخص یہ کہے کہ نماز میں بیل گدھے کے خیال سے رسالت مآبؐ کا خیال زیادہ بُرا ہے ۔ آپ کے نزدیک یہ عقیدہ کیسا ہے؟

سوال نمبر ۱۰ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی کہنے والوں کو عوام اور جاہل کہنے والا آپ کے نزدیک کیا ہے ؟

سوال نمبر ۱۱ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کو حیوانات کے علم سے تشبیہ دینا کیسا ہے ؟ اور دینے والا کون ہے ؟

حضرات!

سردست صرف گیارہ سوال پیش خدمت ہیں ۔ سوچ سمجھ کر تحریری جواب عنایت فرمائیں تاکہ اختلاف ختم ہو ۔